بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۲۹ اخاء ۱۳۴۶ ہش ۲۴ رجب ۱۳۸۷ھ ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۷ء | نمبر ۲۴۳

دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے روح پرور ماحول میں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا بارہواں سالانہ اجتماع اپنی مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہو گیا

اجتماعی دعا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب

ہمارا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کو دیکھتے ہوئے اپنی قربانیوں کو بڑھاتے چلے جائیں

ــ ربوہ ۲۸ اکتوبر۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کل مورخہ ۲۷ اکتوبر کو نمازِ جمعہ کے بعد انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں انصار اللہ کا بارہواں سالانہ اجتماع دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہو گیا۔ اجتماع کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل تین بجے سہ پہر مقام اجتماع میں تشریف لا کر پُر سوز اجتماعی دعا اور افتتاحی خطاب سے فرمایا۔

افتتاحی اجلاس کی مختصر روداد

افتتاحی اجلاس کا انعقاد دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے پُر فضا احاطہ میں خوبصورت شامیانوں اور قناتوں سے تیار کردہ مقام اجتماع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لانے پر حسب پروگرام ۳ بجے سہ پہر عمل میں آیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لاتے پر جملہ حاضرین نے احتراماً کھڑے ہو کر اور پُر جوش اسلامی نعرے لگا کر حضور کا والہانہ استقبال کیا۔ حضور ایدہ اللہ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب آف سرگودھا نے کی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد حضور نے جملہ انصار سے ان کا عہد دہرایا۔ اس طرح انہیں کھڑے ہو کر حضور کی اقتدا میں اپنا عہد دہرانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے چونتیسویں سال کا اعلان فرما دیا

مخلصین جماعت کا والہانہ لبیک۔ پہلے دن ہی وعدہ جات ساڑھے چار لاکھ روپیہ کے قریب پہنچ گئے الحمد للہ

مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو ربوہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے دفتر اوّل کے ۳۴ ویں دفتر دوم کے چوبیسویں اور دفتر سوم کے تیسرے سال کا اعلان فرمایا۔

حضور نے اپنے سفرِ یورپ کے تاثرات بیان کرتے ہوئے جماعت کو توجہ دلائی کہ ہمارا کام پہلے سے بہت زیادہ وسعت اختیار کر چکا ہے۔ اس لئے ہماری ذمہ داریاں بھی پہلے سے بہت بڑھ گئی ہیں۔ آئندہ پچیس تیس سال ہمارے لئے بہت بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کے سامان پیدا کر دیئے ہیں تو ہمیں وقت کے تقاضے کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی قربانیاں بھی پہلے سے بڑھ چڑھ کر پیش کرنی چاہئیں۔ بعدہ انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں افتتاحی تقریر فرماتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ تبلیغ اسلام کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کا زمانہ ختم ہو رہا ہے اور اب ان پر روحانی قلعوں کی تعمیر کا کام شروع ہو رہا ہے۔ اس زمانہ میں پہلے کی نسبت زیادہ اموال اور زیادہ جانوں کی قربانی کی ضرورت پڑے گی۔

اوّل تو حضور کے پُر معارف خطبہ جمعہ کے بعد ہی مخلصین جماعت نے انفرادی رنگ میں مالی قربانی کے وعدے پیش کرنے شروع کر دیئے تھے۔ لیکن انصار اللہ کے اجتماع میں حضور کے ولولہ انگیز خطاب کے بعد تو جماعتی

(باقی صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

ــ ربوہ ۲۹ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

ــ کل نماز جمعہ حضور نے خود پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں حضور نے تحریک جدید کے نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ اور احباب جماعت کو بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کرنے کی تحریک فرمائی۔ (اس سلسلہ میں علیحدہ اعلان اسی صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

ــ مورخہ ۲۶ اکتوبر کو مکرم چوہدری عبد الرحیم صاحب کاٹھ گڑھی نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کی صاحبزادی امۃ الحمید سعیدہ صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں بہت سے بزرگان سلسلہ و احباب شامل ہوئے۔ تلاوتِ قرآن پاک اور نظم کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے اجتماعی دعا کرائی۔ امۃ الحمید سعیدہ صاحبہ کا نکاح گزشتہ فروری میں چوہدری منور احمد صاحب ابن چوہدری سردار خان صاحب آف چک ۱۰ منشی والہ ضلع شیخوپورہ سے ہوا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

ــ میرے والد مکرم حکیم محمد دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈنڈپور کھروٹیاں ضلع سیالکوٹ بہت بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حکیم عطاء الرحمٰن معلم وقف جدید بہلول پور ضلع سیالکوٹ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۷ء

ہستی باری تعالیٰ کے فلسفیانہ دلائل

(۳)

الغرض جس طرح پہلے زمانوں میں اللہ تعالیٰ پر حق الیقین کے ان ذرائع کی ضرورت تھی جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ اسی طرح آج بھی ضرورت ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آج پہلے سے بھی زیادہ ضرورت ہے۔ کیونکہ آج اللہ تعالیٰ کا انکار اسی بناء پر کیا جا رہا ہے۔ کہ اس کو تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ یہ مرض اتنا بڑھ گیا ہے کہ خود مسلمانوں میں بھی اب ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں جو الہام پیشگوئیوں حقانی رؤیا اور کشف کو بے کار سمجھنے لگے ہیں اور مادیت کی رَو میں بہہ کر ان ذرائع علم سے بالکل منکر ہوگئے ہوتے ہیں۔ چنانچہ حقیقت یہ ہے کہ آج کے اہل علم حضرات بھی اسی رَو میں بہہ گئے ہیں۔ چنانچہ ایک صاحب نے ابھی حال میں کہا ہے کہ نماز روزہ وغیرہ دینی اعمال کو اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان سے ادا کرنا ہی معرفت الٰہیہ ہے اور الہام رؤیا اور کشوف وغیرہ ضروری نہیں۔ حالانکہ اعمال دینی کامل ایمان سے بجا لانا اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب غیب پر کامل ایمان ہو نہ صرف غیب پر بلکہ رسالت اور معاد پر بھی کامل ایمان نہایت ضروری ہے۔ اس کے بعد انسان اعمال پر ایمان پیدا کر سکتا ہے۔ جس کو صاحب متذکرہ بالا معرفت کا نام دیتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم کے شروع ہی میں ایمان بالغیب کو متقی کی صفت بیان کر کے بعد میں اقامت الصلوٰۃ اور انفاق کا ذکر آتا ہے۔ یعنی اقامت الصلوٰۃ اور انفاق اسی وقت روحانی نتائج پیدا کر سکتے ہیں۔ جب وہ کامل ایمان بالغیب کے ساتھ بجا لائے جائیں۔ ورنہ محض پوجا پاٹ اور خیرات بانٹنا کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ البتہ ایک متقی کے لئے جو تلاش حق کی نیت سے یہ اعمال بجا لاتا ہے۔ اس کے لئے بطور مجاہدہ کے یہ اعمال خاص قیمت رکھتے ہیں۔ کیونکہ کامل ایمان حاصل کرنے کے لئے مجاہدہ کرنا لازمی ہے۔ مگر مجاہدہ میں راہ نمائی بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جیسا کہ اس نے فرمایا ہے۔

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔

اور اللہ تعالیٰ کی راہ نمائی کا وہی طریق ہے جس کی وضاحت ہم نے کی ہے۔ یعنی الہام رؤیا اور کشوف اور قبولیتِ دعا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس پر ایک اور مرتبہ ہے جو عین الیقین کہلاتا ہے اور اس مرتبہ سے اس طور کا علم مراد ہے کہ جب ہمارے یقین اور اس چیز میں جس پر کسی نوع کا یقین کیا گیا ہے۔ کوئی درمیانی واسطہ نہ ہو۔ مثلاً جب ہم قوتِ شامہ کے ذریعہ سے ایک خوشبو یا بدبو کو معلوم کرتے ہیں۔ اور یا ہم قوت ذائقہ کے شیریں یا نمکین پر اطلاع پاتے ہیں یا قوتِ حاسہ کے ذریعہ سے گرم یا سرد کو معلوم کرتے ہیں تو یہ تمام معلومات ہمارے عین الیقین کی قسم میں داخل ہیں۔ مگر عالم ثانی کے بارے میں ہمارا علم الٰہیات تب عین الیقین کی حد تک پہنچتا ہے۔ کہ جب خود بلاواسطہ ہم الہام پاویں۔ خدا کی آواز کو اپنے کانوں سے سنیں۔ اور خدا کے صاف اور صحیح کشفوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ ہم بے شک کامل معرفت کے حاصل کرنے کے لئے بلاواسطہ الہام کے محتاج ہیں۔ اور اس کامل معرفت کی اپنے دل میں بھوک اور پیاس بھی پاتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے پہلے سے اس معرفت کا سامان میسر نہیں کیا۔ تو یہ پیاس اور بھوک ہمیں کیوں لگا دی ہے۔ کیا ہم اس زندگی میں جو ہماری آخرت کے ذخیرہ کے لئے یہی ایک پیمانہ ہے اس بات پر راضی ہو سکتے ہیں کہ ہم اس سچے اور کامل اور قادر اور زندہ خدا پر صرف قصوں اور کہانیوں کے رنگ میں ایمان لاویں یا محض عقلی معرفت پر کفایت کریں جو اب تک ناقص اور ناتمام معرفت ہے۔ کیا خدا کے سچے عاشقوں اور حقیقی دلدادوں کا دل نہیں چاہتا کہ اس محبوب کے کلام سے لذت حاصل کریں۔ کیا جنہوں نے خدا کے لئے تمام دنیا کو برباد کیا، دل کو دیا۔ جان کو دیا۔ وہ اس بات پر راضی ہو سکتے ہیں کہ صرف ایک دھندلی سی روشنی میں کھڑے رہ کر مرتے رہیں۔ اور اس آفتاب صداقت کا منہ نہ دیکھیں؟ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ اس زندہ خدا کا اَنَا الْمَوْجُوْدُ کہنا وہ معرفت کا مرتبہ عطا کرتا ہے۔ کہ اگر دنیا کے تمام فلاسفروں کی خود تراشیدہ کتابیں رکھیں۔ اور ایک طرف اَنَا الْمَوْجُوْدُ خدا کا کہنا تو اس کے مقابل وہ تمام دفتر ہیچ ہیں جو فلاسفر کہلا کر اندھے رہے۔ وہ ہمیں کیا سکھائیں گے۔ غرض خدا تعالیٰ نے حق کے طالبوں کو کامل معرفت دینے کا ارادہ فرمایا ہے تو ضرور اس نے اپنے مکالمہ اور مخاطبہ کا طریق کھلا رکھا ہے۔ اس بارے میں اللہ جل شانہ قرآن شریف میں یہ فرماتا ہے۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ

یعنی اے خدا ہمیں وہ استقامت کی راہ بتا۔ جو راہ ان لوگوں کی ہے۔ جن پر تیرا انعام ہوا ہے۔ اس جگہ انعام سے مراد الہام اور کشف وغیرہ آسمانی علوم ہیں۔ جو انسان کو براہِ راست ملتے ہیں۔ ایسا ہی ایک دوسری جگہ فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔

یعنی جو لوگ خدا پر ایمان لا کر پوری پوری استقامت اختیار کرتے ہیں۔ ان پر خدا تعالیٰ کے فرشتے اترتے ہیں اور یہ الہام ان کو کرتے ہیں کہ کچھ خوف اور غم نہ کرو۔ تمہارے لئے وہ بہشت ہے جس کے بارے میں تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ سو اس آیت میں بھی صاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے نیک بندے غم اور خوف کے وقت خدا سے الہام پاتے ہیں۔ اور فرشتے اتر کر ان کی تسلی کرتے ہیں۔ اور پھر ایک اور آیت میں فرمایا ہے۔

لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ۔

یعنی خدا کے دوستوں کو الہام اور خدا کے مکالمہ کے ذریعہ سے اس دنیا میں خوشخبری ملتی ہے۔ آئندہ زندگی میں بھی ملے گی۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ۱۸۶ تا ۱۸۸)

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے۔ اس لئے ۱۲ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابلِ برداشت ہو۔ صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی سے حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کا خطاب

- تعلیم یافتہ بچیوں کو زرین نصائح
- جاری شدہ مالی تحریکات کے وعدوں کو جلد پورا کریں۔
- ہمیشہ صحبتِ صالحین اختیار کرنے اور خلافت سے وابستگی کی تلقین

(آخری قسط)

بعض بچیاں اپنی بیوقوفی اور ناسمجھی سے اپنے سے چھوٹے۔ بہن بھائی عزیز اور دوستوں سے نرمی و سلوک سے پیش نہیں آتیں یا کم حیثیت ان کو جس قدر نرمی و محبت کے سلوک کی ضرورت ہوتی ہے وہ انہیں نہیں دیتیں یا پھر تصویر کا دوسرا رُخ یہ ہوتا ہے کہ اگر وہ اپنے چھوٹوں سے شفقت و محبت تو روا رکھ لیتی ہیں لیکن اپنے بزرگوں کے مقام کو نہیں سمجھتیں اور ان سے جائز ناجائز تکرار اور تلخ کلامی کو اپنی بڑائی تصور کرتی ہیں۔

یاد رہے یہ دونوں باتیں تکبر کی علامتیں ہیں۔ اس میں ان کی عزت نہیں نہ ہی ان کی کوئی بڑائی ہے بلکہ یہ خطرناک عیب ہیں جو اس کی اپنی پستی پر واضح دلیل ہیں۔

یہاں بھی کہیں یہی کہوں گی کہ ایسا مظاہرہ بھی ناقص تربیت کے نتیجہ میں ہی وجود میں آسکتا ہے۔ لیکن ہماری وہ بچیاں جو اپنی تعلیم مکمل کر چکی ہیں جو سنِ بلوغت کو پہنچ چکی ہیں انہیں اس کا شعور ہونا چاہیئے کہ وہ خود ذاتی طور پر ایسی باتوں کے مظاہرہ سے محتاط رہیں کیونکہ اب ان پر براہِ راست ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔

خدا جانے مجھے کیوں لڑکیوں سے زیادہ محبت ہوتی ہے! ان کے لئے میرے دل میں شدید درد کیوں رہتا ہے؟ مجھے زید بکر کی بیٹی زید بکر کی بیٹی نہیں لگتی۔ بلکہ اسے اپنا ہی جگر گوشہ سمجھتی ہوں۔ میرے نزدیک قوم کی ہر بیٹی اپنی ہوتی ہے۔ اور چاہتی ہوں کہ یہ تمام بیٹیاں مجسمۂ اعلےٰ اخلاق ہوں کہ وہ ہر ایک کے دل میں اپنے لئے دعائیں لینے والی ہوں تا ان سب کی دعائیں مل کر ان کے مستقبل کو نہایت روشن اور خوشکن کر دیں۔

اس لئے ہر لڑکی کو اپنے ماحول سے اپنے عزیزوں سے۔ اپنی دوستوں سے۔ اپنے پڑوسیوں سے۔ اپنے بزرگوں سے بغیر کسی استثناء کے اس طرح پیش آنا چاہیئے کہ ان تمام کی محبت و خلوص کو وہ دل کی گہرائیوں سے جیت لے۔ پھر یہ تمام محبتیں اور خلوص و ہمدردیاں اس بچی کے لئے دعاؤں کا روپ دھار لیں گی۔ جو مستقبل میں جا کر اسکے لئے وجہ سکون بنیں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق ہماری اس قسم کی کمزوریاں تکبر کی شق میں آتی ہیں۔

تکبر کے کئی سرچشمے

حضورؑ فرماتے ہیں:-

"تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے۔
کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے
جبکہ دوسرے کو گھور کر دیکھتا
ہے تو اس کے یہی معنی ہوتے
ہیں کہ دوسرے کو حقیر سمجھتا
ہے اور اپنے آپ کو بڑا۔
کبھی زبان سے نکلتا ہے۔
کبھی اس کا اظہار سر سے
ہوتا ہے اور کبھی ہاتھ اور
پاؤں سے بھی ظاہر ہوتا ہے
غرض کہ تکبر کے کئی چشمے ہیں
مومن کو چاہیئے کہ ان تمام
سرچشموں سے بچتا رہے اور
اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو
جس سے تکبر کی بُو آوے
اور وہ تکبر ظاہر کرنے والا
ہو۔"

کیا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمان ہماری راہنمائی کے لئے کافی نہیں؟

مالی قربانیوں کے بارے میں

اب مَیں چند لفظوں میں ان مالی قربانیوں کے وعدوں کے تعلق میں مختصراً کچھ کہنا چاہتی ہوں۔ یہ ہم پر کتنا بڑا انعام ہے کہ اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے ہم لوگوں کو مہدیٔ آخرالزمان کے پہچاننے کی توفیق دی۔ اور اس محبوبِ حقیقی کے ہم پر یہ کس قدر عظیم احسان ہیں کہ اس نے ہمیں مہدیٔ آخرالزمان کی عظیم الشان روحانی جماعت کے ساتھ وابستگی کی سعادت بخشی۔

خدا تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق سے ہم نے بیعت کی اور ہم نے یہ عہد کیا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ اور یہ ایک ایسا عہد ہے جو ہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خدا تعالےٰ سے کیا ہے۔ اب اس عہد کے پورا کرنے کے لئے ہمیں ہمہ تن کوشاں رہنے کی ضرورت ہے۔ ایفائے عہد سے انسان زندگی کے ہر شعبہ میں عزت و تکریم حاصل کرتا ہے اور اس سے کامل فلاح اور کامل نجات وابستہ ہے۔ پس دین و دنیا میں کامیابی کا راز اسی میں ہے کہ ہم اپنے وعدوں کو جلد پورا کریں۔

اس سلسلہ میں مالی قربانیوں کے وعدوں کے ضمن میں میری یہی گزارش ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے انہیں پورا کرنے کی جلدی کوشش کی جائے۔

کچھ تو وعدے مسجد کے ہیں جو ابھی باقی قابلِ وصول ہیں۔ پھر فضلِ عمر فاؤنڈیشن ہے۔ اسی طرح جامعہ نصرت کے لئے 'سائنس بلاک' کی تحریک ہے۔ جس کا فیصلہ شوریٰ میں ہو چکا ہے اور اس کے لئے کچھ وعدہ جات اور رقوم کی وصولی کا سلسلہ بھی شروع ہو چکا ہے۔

سو ان تمام تحریکات میں جنہوں نے وعدے کئے ہیں وہ حسبِ معمول اپنے وعدے پورے کریں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ
(بنی اسرائیل ع۴)

اور

اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ
(مائدہ ع۱)

اور جنہوں نے خدانخواستہ ابھی تک وعدے نہیں کئے وہ اپنے وعدے مرکز میں بھجوائیں۔

یاد رہے کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے میں کبھی کمی نہیں آتی۔ جو شخص اس راہ میں خرچ کرنے میں جلدی کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کے لئے رحمت کے دروازے کھولنے میں جلدی فرماتا ہے۔

مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ
مِنْ صَدَقَةٍ۔

(خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ
کرنے سے کسی کا مال ہرگز کم
نہیں ہوتا)

کی خوشخبری اس محسنِ انسانیت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے جس کی خوشخبریاں چودہ سَو سال سے ہمارے ایمانوں کو تازہ کر رہی ہیں۔

اللہ تعالےٰ کا ہم پہ کس قدر احسانِ عظیم ہے کہ خدا تعالےٰ نے ہماری حقیر اور ادنےٰ کوششوں اور قربانیوں کو قبول کرتے ہوئے کس طرح اپنی برگزیدہ شخصیتوں کے ذریعہ وقتاً فوقتاً خوشنودی کا اظہار کروایا۔

چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں احمدی خواتین سے اپنی پیشکردہ قربانیوں پر ہمیشہ حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی مبارک زبان سے اپنے لئے نیک دعائیں اور اچھے کلمات ہی سنے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔ اور اب خلافتِ ثالثہ کے مبارک دَور میں بھی اللہ تعالےٰ نے ہم پہ کس قدر انعام کیا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے تمام احمدی خواتین کے لئے ان کی تازہ اہم قربانیوں پہ خوشنودی کا اظہار کروایا۔ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

لیکن اس سے ہمارا کام۔ ہماری جدوجہد ہمارا عظیم مقصد پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ جاتا اور نہ ہی مومن کبھی اس راہ میں تھکتا ہے مومن کا کام۔ مومن کی جد وجہد کبھی بھی ختم نہیں ہوتی۔ اس کی یہ جدوجہد تادمِ واپسیں جاری ہی رہتی ہے کیونکہ اسکی منزلِ ارتقاء انتہا ہوتی ہی نہیں۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عہدِ مبارک میں جن قربانیوں کی توفیق خدا تعالےٰ نے ہمیں دی تھی۔ آج خلافتِ ثالثہ کے دَورِ مبارک میں ان قربانیوں سے کہیں بڑھ کر ضرورت ہے۔

موجودہ زمانہ اور موجودہ زمانہ کے حالات اس بات کے شدت سے متقاضی ہیں کہ ہم پہلے سے زیادہ اپنے آپ کو

قربانیوں کے لئے تیار کرلیں تاکہ ان بشارات کی مستحق بنیں جو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سے کی ہیں۔ جیسے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سفرِ یورپ کی روانگی سے قبل مستورات کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو اس قدر بشارتیں عطا کی ہیں کہ جب ہم ان کو پڑھتے ہیں اور پھر اپنی کوشش اور جدوجہد کو دیکھتے ہیں۔ تو ہمارا سر شرم سے جھک جاتا ہے کہ ہم جیسے بے مایہ انسانوں کو اتنی بشارتیں کیسے مل گئیں؟

اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے قربانی لینا چاہتا ہے۔ اسلام کا غلبہ ہم سے ایک موت نہیں ہزاروں موتوں کا مطالبہ کر رہا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنی جان۔ وقت۔ اولاد۔ جذبات اور دنیوی تعلقات کو اس کے حضور پیش کریں اور کوئی کام ایسا نہ کریں جو اس کی ناراضمندگی کا موجب ہو۔

اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے ہم زبانی دعوے سے نہیں بچ سکتے۔ اگر ان پیاری بشارتوں کا مستحق بننا ہے تو جس طرح ہماری زبان دعوے کرتی ہے ہمارے عمل بھی اسکی محبت سے معمور ہونے چاہئیں۔

اگر دنیا کی ساری عزتیں۔ اموال اور رشتہ داریاں ہم قربان کرنے کے لئے تیار ہوں تو یقیناً اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہوں گے"۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کے سفرِ یورپ سے کامیاب مراجعت پر لجنہ اماءاللہ کی خصوصی تقریب میں اپنی اس حقیر سی پیشکش پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مبارکباد کا تحفہ پایا۔ لیکن اس موقع پر حضور نے اسلام کی عظیم ترقیات کے سلسلہ میں خواتین جماعت سے اپنی جس خواہش کا اظہار فرمایا وہ بھی ہمیشہ ہمارے مدِنظر رہنی چاہیئے۔ آپ نے فرمایا:۔

"ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر اور بے شمار حمد کرنی چاہیئے کہ اسنے ہماری ناچیز قربانی اور حقیر کوششوں کو شرفِ قبولیت بخشا ہے۔ لہذا میں آپ سب احمدی مستورات کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی آپکو بے نظیر قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔ اور جب بھی اسلام کی خاطر قربانی پیش کرنے کی ضرورت ہو تو آپ کسی نوع کی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں"۔

بے شک ہماری خواتین کی یہ قربانیاں قابلِ صد ستائش و شکر اور باعثِ مسرت و سعادت ہیں لیکن درحقیقت یہ قربانیاں ہمیں مزید آگے بڑھنے کی دعوت دیتی ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے ذریعہ قائم شدہ ہماری امتیازی جماعت کا عظیم مقصد (یعنی اشاعتِ دینِ متین و غلبۂ اسلام) اور اس کی تکمیل ہمیں عظیم ترین اَن گنت مزید قربانیوں کا پیغام دے رہا ہے۔ خدا کرے ہماری قربانیاں محدود سے چند نہ رہیں بلکہ ان کا سلسلہ ہمارے لئے اپنی فیوض و برکات کے ساتھ ایسا وسیع ہو کہ آخر وہ حقیقی اور عظیم مقصد حاصل ہو جائے جس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے سردارِ دو جہان نبی اکرم محمد مصطفےٰ صلعم اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ اور خدا کرے ہماری خواتین کے اندر وہ روحانی جذبہ کما حقہٗ کارفرما ہو جائے جس کے تحت وہ اپنے امام۔ ہاں! دینی جنگ کے اس سالارِ اعظم کے ساتھ مل کر خدمتِ دین کے اس میدان میں دین کو دنیا پر مقدّم رکھتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھنے اور عہدِ بیعت کو بہترین طور پر پورا کرنے والی ہوں۔ اس شان سے اس وقار سے کہ قرونِ اولیٰ کی صحابیات کا نقشہ ایک دفعہ پھر زمانہ اپنی آنکھ سے دیکھ لے۔

سو! اگر یہ سعادت نصیب ہو جائے تو پھر ہم بجا طور پر یہ سمجھیں گے کہ آغوشِ احمدیت (یعنی حقیقی اسلام) میں ان کو کھولنے اور اس میں سانس لینے کا مقصد پورا ہو گیا۔

صحبتِ صالحین

حرفِ آخر کے طور پر ایک گزارش اَور کر دوں اور وہ یہ کہ روحانیت اور ایمان کی زرخیزگی کے لئے صحبتِ صالحین بھی ضروری ہے اس لئے چاہیئے کہ ہماری خواتین خود بھی اور اپنے بچّوں کو بھی بار بار مرکز میں لائیں تا وہ خود اور ان کی اولادیں و دیگر اقرباء خلیفہ وقت کے ارشادات و فرمان اور اقوالِ زرّیں سے کما حقہٗ مستفید ہوتے رہیں۔

خلافت سے وابستگی

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دُور فرمائے۔ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر ہمیشہ گامزن رہنے کی توفیق دئے رکھے۔ خدمتِ دین کی عظیم الشان توفیق عطا کرے۔ اور پھر اس خدمت کو شرفِ قبولیت بھی بخش دے۔ ہم اور ہماری اولادیں۔ ہمارے عزیز و اقرباء ہمیشہ خلافتِ احمدیہ سے وابستہ رہیں۔ خلافت ایسی عظیم الشان نعمت کی قدر و قیمت اور اس کی اہمیت کو پہچانیں۔ اور اپنے کرم سے خدا تعالیٰ ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہر حکم پر حقیقی معنوں میں لبّیک کہنے والیاں بنائے اور ہم اپنی ذمّہ داریوں کو پوری طرح سمجھنے والی اور پھر ان ذمّہ داریوں کے مطابق کما حقہٗ عمل پیرا ہونے والی ہوں۔ اَللّٰھُمَّ آمِیْن۔

خدا کرے یہ مبارک دَور۔ دَورِ خلافتِ ثالثہ اسلام کی کامیابیوں۔ اسلام کی کامرانیوں کا دَور ہو۔ اس مبارک دَور میں اسلام اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ پھیلے اور چار دانگِ عالم میں پھیلتا چلا جائے۔ یہاں تک کہ "ناصر دین" کی قیادت میں تمام اکنافِ عالم میں صرف اور صرف اسلام ہی کا بول بالا ہو۔ اور اسلام ہی کی حکومت ہو جائے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا آمِیْن۔

"مہر آپا"

ایک محرر کی ضرورت

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک محرر کی ضرورت ہے میٹرک پاس خدمتِ دین کا شوق رکھنے والے نوجوان اپنی درخواستیں یکم نومبر ۶۷ء تک امیر و قائد مقامی کی تصدیق کے ساتھ دفتر میں بھجوا دیں۔

مرزا طاہر احمد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

خود بھی تُو بیدار ہو اَوروں کو بھی بیدار کر

جو پڑے کب سے ہیں غفلت میں انہیں ہشیار کر
خود بھی تُو بیدار ہو اَوروں کو بھی بیدار کر
اُس کی بخشش کا اگر کرنا ہے اندازہ تجھے
سامنے اُس کے گناہوں کا ذرا اقرار کر
ہے خلافِ شان تیری خواہشِ عیش و طرب
تُو مصائب سے محبّت، مشکلوں سے پیار کر
زندگی میں طالبِ آرام و آسائش نہ ہو
تیز پہلے سے تُو اپنے کام کی رفتار کر
اپنے دیں کی آبرو جاں سے بھی ہو تجھ کو عزیز
جیت لینا تم یہ بازی زندگی کو ہار کر
جل خوشی سے تُو کڑکتی دھوپ میں اور اُف نہ کر
خود کو تُو اوروں کی خاطر سایۂ دیوار کر
اے خدایا تُو ہمیں ہر دم گناہوں سے بچا
اے خدا ہر دم تُو ہم پر بارشِ انوار کر

(مبشر خورشید ــ راولپنڈی)

فہرست قافلہ قادیان ۱۹۶۷ء

ذیل میں ان اصحاب کی اسماء وار فہرست درج کی جاتی ہے جو اس سال قافلہ قادیان میں شمولیت کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔ ان سب اصحاب کو انفرادی طور پر براہ راست منظوری و ہدایات کی اطلاع بھجوا دی گئی ہے اب پھر اس اعلان کے ذریعہ جملہ اصحاب کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ بتاریخ ۱۰ نومبر ۱۹۶۷ء ربوہ پہنچ کر نظارت خدمت درویشاں میں اپنی آمد کی رپورٹ کر کے بقیہ امور کی تکمیل کر والیں۔

ایسے اصحاب جن کا ربوہ میں رہائش کا اپنا کوئی انتظام نہ ہو ان کے لئے قیام و طعام کا انتظام دارالضیافت میں کیا گیا ہے۔

قافلہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۰ نومبر ۱۹۶۷ء صبح چھ بجے ربوہ سے بذریعہ بس روانہ ہوگا جو سیدھا گنڈا سنگھ والا بارڈر پر پہنچے گا۔ سب دوست اپنے پاسپورٹ ادوویہ ۲۱/۱۱ کو میرے دفتر سے حاصل کریں۔

چونکہ یہ دینی سفر ہے اسلئے دعا کر کے گھر سے نکلیں اور سفر کے تقدس کو جاتے ہوئے اور آتے ہوئے ہر وقت ملحوظ رکھیں۔

امیر قافلہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ دارالصدر غربی ربوہ کو مقرر کیا گیا ہے مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول اور مکرم چوہدری محمد نواز صاحب مینجنگ ڈائریکٹر پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لاہور نائب امیر ہوں گے۔ احباب ان ہدایات کی پابندی کریں۔

(ناظر خدمت درویشاں)

۱ - چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ دارالصدر غربی ربوہ
۲ - مشتاق زہرہ صاحبہ اہلیہ چوہدری ظہور احمد صاحب ربوہ
۳ - سید عبدالرزاق صاحب ربوہ
۴ - عبدالرحمان صاحب کوٹھی البشریٰ ربوہ
۵ - مولوی امام الدین صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ
۶ - صوفی بشارت الرحمان صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ
۷ - ملک حبیب الرحمان صاحب دارالبرکات ربوہ
۸ - حبیب اللہ خاں صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ
۹ - حنیف احمد صاحب ظفر دارالصدر شرقی ربوہ
۱۰ - خالد احمد صاحب ظفر دارالصدر شرقی ربوہ
۱۱ - سیدہ سعیدہ بیگم صاحبہ دارالصدر غربی ربوہ
۱۲ - سید داؤد احمد صاحب افسر وکالت تبشیر ربوہ
۱۳ - مولوی ظہور حسین صاحب دارالبرکات ربوہ
۱۴ - سید عبدالسلام صاحب دارالصدر شرقی ربوہ
۱۵ - فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید عبدالسلام صاحب ربوہ
۱۶ - سید عبدالحی صاحب دارالصدر شرقی ربوہ
۱۷ - مولوی عبدالعزیز صاحب دارالصدر ربوہ
۱۸ - چوہدری فضل احمد صاحب دارالرحمت ربوہ
۱۹ - ملک فضل احمد صاحب دارالیمن ربوہ
۲۰ - کمال الدین خاں صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ
۲۱ - محمد افضل صاحب احمد نگر ضلع جھنگ
۲۲ - مرزا منظور احمد فیکٹری ایریا ربوہ
۲۳ - مقبول احمد صاحب ذبیح دارالصدر جنوبی ربوہ
۲۴ - محمد نواز صاحب مومن دارالصدر شرقی ربوہ
۲۵ - مولوی محمد عبداللہ صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ
۲۶ - مولوی محمد صادق صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ
۲۷ - محمد ہارون خاں صاحب دارالصدر شرقی ربوہ
۲۸ - پیر مبارک احمد صاحب دارالرحمت ربوہ
۲۹ - منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ پیر مبارک احمد صاحب ربوہ
۳۰ - مولوی محمد یوسف صاحب سلیم دارالافتاء ربوہ
۳۱ - محمد احمد صاحب انور لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ
۳۲ - محمد سلیم خاں صاحب دارالیمن ربوہ
۳۳ - نسیم احمد صاحب ناصر غلہ منڈی ربوہ
۳۴ - امۃ العزیز بشریٰ صاحبہ اہلیہ نسیم احمد صاحب ناصر ربوہ
۳۵ - نگہت تبسم صاحبہ بنت " " "
۳۶ - غزالہ عفت صاحبہ بنت " " "
۳۷ - مولوی محمد ابراہیم صاحب ناصر پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ
۳۸ - جمیل احمد صاحب طاہر احمد نگر ضلع جھنگ
۳۹ - مستری سعید احمد صاحب دارالیمن ربوہ
۴۰ - رانا عبدالغنی صاحب احمد نگر ضلع جھنگ
۴۱ - ناصر احمد صاحب ظفر احمد نگر ضلع جھنگ
۴۲ - غلام محمد صاحب احمد نگر ضلع جھنگ
۴۳ - ناظر دین صاحب دارالنصر ربوہ
۴۴ - ساجدہ نسیم صاحبہ دارالصدر شرقی ربوہ
۴۵ - مسز ایم اے زمان صاحبہ دارالصدر غربی ربوہ
۴۶ - فضل الٰہی صاحب دارالصدر شرقی ربوہ
۴۷ - فتح دین صاحب غلہ منڈی ربوہ
۴۸ - قریشی محمد سعید صاحب دارالصدر شرقی ربوہ
۴۹ - چوہدری محمد عمر صاحب میکلوڈ روڈ لاہور
۵۰ - چوہدری شبیر احمد صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ
۵۱ - چوہدری محمد نواز صاحب مینجنگ ڈائریکٹر پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لاہور
۵۲ - میاں اختر حسین صاحب سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ
۵۳ - چوہدری فقیر اللہ صاحب سانگلہ ہل " "
۵۴ - محمد طفیل صاحب نسیم " " "
۵۵ - ڈاکٹر بشیر احمد صاحب حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
۵۶ - چوہدری محمد خاں صاحب کھاریاں ضلع گجرات
۵۷ - مبارک احمد صاحب کھاریاں ضلع گجرات
۵۸ - شیخ دوست محمد صاحب شمس پیپلز کالونی لائل پور
۵۹ - شیخ سعید احمد صاحب مائی دی جھگی لائل پور
۶۰ - چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب مراد کلاتھ ہاؤس لائلپور
۶۱ - رانا منظور احمد صاحب لائلپور
۶۲ - چوہدری مبارک احمد صاحب غلہ منڈی لائل پور
۶۳ - شیخ فضل حسین صاحب کارخانہ بازار لائل پور
۶۴ - فضل کریم صاحب کریم میڈیکل ہال لائلپور
۶۵ - محمد اسماعیل صاحب چک ۹۷ ج ب ضلع لائل پور
۶۶ - عبداللہ صاحب چک ۲۱۹ گنڈا سنگھ والا ضلع لائلپور
۶۷ - حبیب اللہ صاحب بٹ ناظم آباد کراچی
۶۸ - فتح محمد صاحب شرما جہانگیر پٹھکی روڈ کراچی
۶۹ - امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ فتح محمد صاحب شرما کراچی
۷۰ - لطیف احمد صاحب برڑ نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ
۷۱ - خلیفہ عبدالوکیل صاحب سیالکوٹ شہر
۷۲ - مولوی عبدالباسط صاحب دارالرحمت ربوہ
۷۳ - عطاء الکریم صاحب ربوہ
۷۴ - غلام رسول صاحب چک ۱۸ بہوڑو ضلع شیخوپورہ
۷۵ - ایم فضل کریم صاحب امین پور بازار لائلپور
۷۶ - عبدالحکیم صاحب میکلوڈ روڈ لاہور
۷۷ - ناصر احمد خاں صاحب وحدت کالونی لاہور
۷۸ - شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ سرگودہا
۷۹ - محمد افضل خاں صاحب سرگودہا
۸۰ - ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب راولپنڈی
۸۱ - محمد یوسف صاحب کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ
۸۲ - کریم بخش صاحب کوئٹہ

۸۳ - چراغ دین صاحب ربوہ
۸۴ - مولوی رشید الدین صاحب ربوہ
۸۵ - مبارک احمد شاد صاحب ربوہ
۸۶ - حمید احمد صاحب چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا
۸۷ - ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ حمید احمد صاحب چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا
۸۸ - شاہدہ نسرین بنت حمید احمد صاحب
۸۹ - سید محمد نور صاحب پشاور
۹۰ - راجہ نصیر احمد صاحب ربوہ
۹۱ - عبد الغفار خاں صاحب سرگودھا
۹۲ - مرزا سعید احمد صاحب سیالکوٹ
۹۳ - عنایت اللہ صاحب وزیر آباد
۹۴ - میاں غلام احمد صاحب نظام آباد - وزیر آباد
۹۵ - محمد عمر بشیر احمد صاحب چنیوٹ ضلع جھنگ
۹۶ - مرزا فضل الٰہی صاحب چنیوٹ
۹۷ - ثناء اللہ صاحب کرونڈی ضلع خیر پور
۹۸ - بشیر احمد صاحب ظفر ربوہ
۹۹ - چوہدری بشیر احمد صاحب راولپنڈی
۱۰۰ - محمد ادریس صاحب دیال سنگھ مینشن دی مال لاہور

جوش اور جذبہ کیساتھ کام کرنے کے ایام

جوں جوں انسان عمر رسیدہ ہوتا جاتا ہے اس کے ظاہری قوٰی میں بے شک اضمحلال کی طرف رجحان ہوتا ہے مگر احساس ذمہ داری بڑھتا جاتا ہے۔ چنانچہ تاریخی حقائق بھی اس کے شاہد ہیں کہ نیک تغیر پیدا کرنے والی اکثر ہستیوں کو ظاہری جسم و جان سے کوئی خاص یا غیر معمولی واسطہ نہیں ہوا کرتا۔ لہٰذا ہمارے نزدیک ہم اراکین انصار اللہ کے لئے زندگی کا یہ مرحلہ زیادہ جوش اور جذبہ کے ساتھ کام کرنے کے ایام ہیں لہٰذا ہماری کوشش ہونی چاہیئے کہ جس میدان میں بھی ہم قدم رکھیں ہماری تڑپ اور کوشش ہو کر دوسری سب ساتھی تنظیموں سے سبقت لے جائیں لہٰذا خاکسار امید کرتا ہے کہ ہم اپنے محبوب آقا کی منشاء مبارک کے مطابق بہت جلد ہر احمدی گھرانہ کو ماہنامہ انصار اللہ کا خریدار بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اور اس کی خریداری دوسرے سب رسالوں سے بڑھ جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(اسسٹنٹ مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

یہی وقت خدمت گزاری کا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ کی نسبت جبکہ اس سلسلہ میں بادشاہ داخل ہو جائیں گے۔ اور وہ کھل کر روپیہ پیش کریں گے تو اس وقت کا دیا ہوا پیسہ خواہ وہ احد پہاڑ کے برابر ہو آج کے دئے ہوئے ایک پیسہ کے برابر بھی قیمت نہ رکھے گا۔ جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ اس کے بعد وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہ ہوگا۔"

(الحکم ۵۔ جولائی ۱۹۰۳ء)

پس مجاہدین تحریک جدید کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ حضور علیہ السلام کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے اپنے چندے ۳۱ اکتوبر تک ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

اقتصادی ترقی کیلئے تجارتی پالیسی پر عمل درآمد

(جناب وقار احمد سیکرٹری وزارت تجارت حکومت پاکستان)

کسی ملک کی اقتصادی ترقی میں مستحکم تجارتی پالیسی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ محض یہ بات کافی نہیں کہ کسی ملک کے پاس وافر قدرتی وسائل ہیں بلکہ مستحکم اقتصادی پالیسیاں زیادہ اہم ہیں اور تجارتی پالیسی اقتصادی پالیسی کا حصہ ہوتی ہے۔ ایسے ملکوں کی بھی مثالیں ہیں جنہوں نے محض بد انتظامی اور غلط تجارتی پالیسیوں کی بنا پر اپنی ایسی حالت بنالی کہ وہ ترقی کی بجائے تنزل کی طرف جانے لگے حالانکہ ان ملکوں کے پاس بہت زیادہ قدرتی وسائل تھے۔

ہماری پالیسی یہ رہی ہے کہ ترقیاتی کام کریں لیکن ہم قیمتوں اور اجرتوں پر اس کے اثر کو نظر انداز نہیں کرتے۔ ہمارا مقصد استحکام کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنا ہے۔ اس پس منظر میں ہماری تجارتی پالیسیاں مرتب کی گئی ہیں۔ بہرحال ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنی درآمدات بشمول ترقیاتی درآمدات کو برآمدات کے ساتھ متوازن کریں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ہمیں نئے ملکی وسائل کو ترقی دینی پڑے گی اپنی بچتوں میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کرنا ہوگا اور اپنی برآمدی فاضلات کے بدلہ انتہائی مفید اشیاء حاصل کرنی پڑیں گی جن کی ہمیں ضرورت ہے لیکن جنہیں ہم اپنے یہاں تیار نہیں کرتے۔

برآمدی پالیسی

ہماری برآمدی پالیسی کے اہم مقاصد یہ ہیں (۱) روایتی برآمدات یعنی بنیادی اشیاء کی برآمدی فاضلات کی کیفیت و کمیت کی توسیع اور بہتری۔ (۲) اپنی برآمدات خصوصاً پٹ سن جیسی بنیادی اشیاء کے لئے ممکن حد تک تجارت کی بہترین شرائط حاصل کرنا۔ (۳) برآمدی اشیاء اور برآمدی منڈیوں میں تنوع پیدا کرنا تاکہ انہیں خود کفیل ترقی پذیر معیشت وجود میں آئے جو درآمدی ضروریات کو برآمدی آمدنی سے ہم آہنگ کرے۔

بنیادی اشیاء کی برآمد بڑھانے کے اقدامات

خام پٹ سن۔ پاکستان کے لئے زرمبادلہ کمانے والی سب سے اہم واحد شے خام مال پٹ سن رہی ہے گذشتہ بارہ سال اور سال رواں میں زرمبادلہ کمانے والی شے کی حیثیت سے اس کی پوزیشن حسب ذیل ہے:۔

سال	خام پٹ سن کی برآمد کی مالیت	کل برآمد کی مالیت	کل زرمبادلہ میں پٹ سن کا فی صد
۱۹۵۴-۵۵ء	۹۰	۱۱۷	۵۰ فی صد سے زیادہ
۱۹۵۵-۵۶ء	۸۳	۱۷۸	۴۹ فی صد
۱۹۵۶-۵۷ء	۶۹٫۷۰	۱۶۱	۴۴ " "
۱۹۵۷-۵۸ء	۸۵	۱۴۲	۶۰ " "
۱۹۵۸-۵۹ء	۹۵٫۵	۱۳۲٫۵	۵۰ " "
۱۹۵۹-۶۰ء	۷۳	۱۸۴	۴۰ " "
۱۹۶۰-۶۱ء	۸۵	۱۸۰	۴۷ " "
۱۹۶۱-۶۲ء	۸۵	۱۸۴	۴۵ " "
۱۹۶۲-۶۳ء	۷۰	۲۲۵	۳۴ " "
۱۹۶۳-۶۴ء	۷۵	۲۳۰	۳۳ " "
۱۹۶۴-۶۵ء	۶۵٫۴۸	۲۴۱	۳۵ " "
۱۹۶۵-۶۶ء	۸۹	۲۷۲	۳۲ " "
۱۹۶۶-۶۷ء	۸۹	۲۳۱	۳۰ " "

اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ آج سے صرف نو سال پہلے یعنی ۵۸-۱۹۵۷ء میں پٹ سن کی کل برآمد ۹۰ فی صد تھی۔ اب اس سال تقریباً ۲۳ فی صد کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ اس طرح ہم خام پٹ سن کی برآمد کی مالیت کم کئے بغیر اس پر انحصار کم کرنے میں کامیاب

(سلسلہ کے لئے دیکھیں صفحہ)

حضرت مسیح علیہ السلام کی پانچویں سچی انجیل

۱۔ واقعہ صلیب کی چشم دید شہادت ۲۔ مقدس کفن یا متبرک چادر

چاروں اناجیل متی مرقس لوقا اور یوحنا لکھنے والوں نے اعتراف کیا ہے کہ انہوں نے حضرت مسیح کی صلیب کے واقعات سُنی سنائی باتوں کو اکٹھا کر کے لکھے ہیں۔ اور وہ انجیلیں بھی اب اصل شکل میں نہیں ملتیں بلکہ بدل چکی ہیں۔ لیکن واقعہ صلیب مسیح کی چشم دید شہادت ۱، اور مقدس کفن یا چادر ایسی مستند پانچویں انجیل ہے جس کا کوئی عیسائی بقائمی ہوش و حواس انکار نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس انجیل کا انکشاف خود عیسائی محققین نے کیا ہے اور جرمن اور انگریزی زبانوں میں شائع کی خاکسار نے اس کا اردو ایڈیشن صد ہا روپیہ کی لاگت سے عمدہ سفید کاغذ پر شائع کر دیا ہے دونو چیزیں صرف ڈیڑھ روپیہ میں فضل برادرز گولبازار ربوہ سے حاصل کریں اور اپنے ایمان الیقان و عرفان میں چار چاند لگائیں۔

ناشر حکیم عبد اللطیف شاہد ۴۲ گوالمنڈی مین بازار لاہور

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے میں نے تجویز کیا ہے کہ اس سے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں اسیطرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"

امید ہے جملہ احباب کرام حضورؓ کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنا روپیہ سلسلہ کے خزانہ میں جمع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں گے۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

پاکستان کی تجارتی پالیسی کا جائزہ (بقیہ صفحہ ۶)

ہوئے ہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ پٹ سن کی پیداوار کو نظر انداز کیا گیا ہے اس کے برخلاف اس کا زیر کاشت رقبہ ۶۵-۱۹۶۰ء میں پندرہ لاکھ ایکڑ سے بڑھ کر ۶۶-۱۹۶۵ء میں اکیس لاکھ ایکڑ ہو گیا ہے۔ اور پیداوار ۵۵-۱۹۵۰ء میں ستاون لاکھ گانٹھوں کے مقابلے میں ۶۶-۱۹۶۵ء میں تقریباً ۴۶ لاکھ گانٹھیں ہو گئی۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ سالانہ پیداوار میں ۷۰-۷۵ لاکھ گانٹھیں اور ۱۹۷۰ء کے وسط تک ۸۰ لاکھ تا ایک کروڑ گانٹھیں پیدا کریں۔

خام روئی

۵۵-۱۹۵۰ء میں کپاس کا زیر کاشت رقبہ تقریباً ۳۲ لاکھ ایکڑ تھا۔ جو ۶۶-۱۹۶۵ء میں تقریباً ۳۷ لاکھ ایکڑ ہو گیا۔ اسطرح پیداوار ۱۵٫۴ لاکھ گانٹھیں تھیں جو بڑھ کر تقریباً ۲۳٫۵ لاکھ تک ہو گئی۔ گزشتہ سال پیداوار ۲۵ لاکھ گانٹھوں سے زیادہ تھی۔ کپاس کی پیداوار اوسط بڑھانے کے لئے مختلف اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

خام اون

اون کی سالانہ پیداوار تقریباً ۲ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ رہی ہے اس کی سب سے زیادہ برآمد ۵۷-۱۹۵۶ء میں ہوئی جب ۳ کروڑ ۴۹ لاکھ پونڈ اون سے ہمیں تقریباً دس کروڑ روپے کا زر مبادلہ حاصل ہوا۔ اس کی برآمد بڑھانے کے لئے بھی بہت سے انتظامات جاری ہیں۔

خام چمڑا اور کھالیں۔

حال ہی میں یعنی ۶۰-۱۹۵۹ء میں خام چمڑے اور کھالوں سے ہمیں آٹھ کروڑ روپے سے زیادہ کا زر مبادلہ حاصل ہوا۔ چائے کی پیداوار بڑھانے کی غرض سے چائے کی زمینداری کمیٹی کچھ ترغیب دے رہی ہے اور کچھ پابندی لگا رہی ہے چائے سے متعلق مسائل جانچنے کے لئے چائے کی ایک تحقیقاتی کمیٹی بنائی گئی ہے

چاول (عمدہ قسم)

۱۹۶۶ء میں چاول کی برآمد سے ۱۳٫۲۵ کروڑ روپے کا زر مبادلہ حاصل ہوا۔ چاول کی برآمدی بورڈ حکومت مغربی پاکستان کے اشتراک سے برآمدی خاطلات کو زیادہ سے زیادہ بڑھانے کے اقدامات کر رہا ہے

مچھلی:۔

۶۶-۱۹۶۵ء میں مچھلیوں کی برآمد سے ہمیں چھ کروڑ روپے سے زیادہ کا زر مبادلہ حاصل ہوا

پھل اور سبزیاں:۔

۶۶-۱۹۶۵ء میں صرف تازہ پھلوں سے ۲۶ لاکھ روپے کا زر مبادلہ حاصل ہوا اور پھلوں اور سبزیوں سے مجموعی آمدنی تقریباً ۹۰ لاکھ روپے کی ہوئی۔

برآمدات بڑھانے کے اقدامات

فروغ برآمدات کا ادارہ:۔

پہلے تجارت کے فروغ اور تجارتی معلومات کا محکمہ ہوتا تھا۔ ۱۴ر دسمبر ۱۹۶۳ء کو فروغ برآمدات کا ادارہ قائم کیا گیا اور اول الذکر محکمہ کو اس میں ضم کر دیا گیا۔ اس ادارہ کا صدر دفتر کراچی میں رکھا گیا۔ اس کا سربراہ مرکزی حکومت کا ایک ایڈیشنل سیکرٹری ہے اور اس کے علاقائی دفاتر کراچی، حیدر آباد۔ لاہور۔ سیالکوٹ اور پشاور میں اور ڈھاکہ چٹاگانگ اور کھلنا میں ہیں

۲۔ جوٹ بورڈ:۔ جوٹ بورڈ ۱۹۶۴ء میں قائم کیا گیا تھا۔ اس کا مقصد پٹ سن کی قیمتوں کو معقول اور مستحکم سطحوں پر برقرار رکھنا ہے۔ حکومت عام طور پر کسانوں کی سطح پر پٹ سن کی کم سے کم قیمت مقرر کرتی ہے اور اسے برقرار رکھنے کے لئے بہت سے اقدامات کرتی ہے۔ حکومت کی جوٹ پالیسی کے مطابق پٹ سن کی تجارت کرنے کی غرض سے ایک جوٹ ٹریڈنگ کمپنی ڈھاکہ میں قائم کی گئی ہے جس میں حکومت کے حصص سب سے زیادہ ہیں۔ (باقی)

نور کا جل

آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
قیمت سوا روپیہ

سرمہ خورشید

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ککرے۔ موتیا بھولا کے لئے لاجواب سرمہ۔ قیمت ۷۵ پیسے

اکسیر معدہ

پیٹ درد۔ نفخ۔ ڈکار۔ ہیضہ وغیرہ سوء ہضم کے لئے بہترین اور لذیذ چورن قیمت ۶۲ پیسے، سوا روپیہ، اڑھائی روپیہ۔

انجوینا

ہاضمہ کی اصلاح بدنی طاقت اور جوڑوں کی درد کے لئے بہترین گولیاں۔ قیمت دو روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۲

شباکن:۔ ملیریا بخار کے لئے مفید و مجرب نسخہ۔ قیمت یک صد قرص ۔۔ ۴ روپے

شفائی:۔ پرانے بخار کی وجہ سے جو تلی پیدا ہو جاتی ہے اس کا استعمال شباکن کے ساتھ مفید و مجرب ہے۔ قیمت پچاس گولیاں ۴/- روپے۔

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

ماہ رمضان المبارک

ہم بڑی خوشی سے امسال بھی اپنے ہاں کے طبع کردہ تمام قرآنوں پر ماہ رمضان المبارک کی خاص الخاص رعایت دینے کا اعلان کرتے ہیں یہ رعایت ۳۱ دسمبر ۶۷ء تک جاری رہے گی آج ہی ایک کارڈ بھیج کر کتاب خیر و برکت مفت منگوائیے اس کتاب میں الاسماء الحسنیٰ کے معنے اور تشریح بڑی تفصیل کے ساتھ شائع کی گئی ہے اور اس بابرکت کتاب میں تاج کمپنی کی تمام مطبوعات مع رعایت رمضان المبارک درج کر دی ہیں۔

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس نمبر ۵۳۰ کراچی

انصار اللہ کے اجتماع میں حضور ایدہ اللہ کی تقریر (بقیہ صفحہ اول)

اس کے بعد حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد انصار سے ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا جسے شروع سے آخر تک جملہ انصار اللہ و دیگر تمام حاضرین اجتماع نے گہرے انہماک اور دلی توجہ کے ساتھ سنا۔ حضور نے اپنی تقریر کے آغاز میں بتایا کہ آپ انصار اللہ کہلاتے ہیں۔ یہ نام بڑی اہمیت رکھتا ہے اور بڑی ذمہ داریوں کا حامل ہے جو لوگ حقیقی معنوں میں اللہ تعالیٰ کے انصار بن جاتے ہیں ان کی شناخت قرآن مجید نے یہ بتائی ہے کہ

يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوٓا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ۝ (محمد ۸)

یعنی حقیقی معنوں میں انصار بننے کے نتیجہ میں دو باتیں ظاہر ہوتی ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کی مدد آسمان سے ان کے لئے اترتی ہے اور اترتی چلی جاتی ہے (۲) جو لوگ حقیقی معنوں میں انصار بن جائیں ان کے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہیں آتی اور ان کی ہر حرکت و سکون سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ واقعی انصار ہیں۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کئی رنگوں میں آتی ہے ایک طریق یہ ہے کہ جب ہم کسی مصیبت یا ابتلاء میں اس کے حضور جھکتے ہیں تو وہ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے اور ہماری مدد ایسے رنگ میں کرتا ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے اور دل اس کی حمد سے معمور ہو جاتا ہے۔ دوسرا طریق الٰہی نصرت و تائید کا یہ ہوتا ہے کہ الٰہی جماعتیں جو قربانیاں پیش کرتی ہیں ان کی نسبت سے بہت زیادہ اچھے نتائج وہ ظاہر کرتا ہے اس کی مثال کے طور پر حضور نے تحریک جدید کے سلسلے میں جماعت کی قربانیوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح ان بظاہر حقیر قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کے ساتھ اپنی تائید و نصرت کا غیر معمولی سلوک فرمایا اور غیر معمولی طور پر اچھے نتائج ظاہر فرمائے۔ اس سلسلہ میں حضور نے بطور مثال دو امور پیش کئے ایک یہ کہ بیرونی ممالک کی احمدی جماعتیں اپنی رفتار ترقی اپنے ایمان و اخلاص اور مالی قربانیوں میں نمایاں طور پر ترقی کر رہی ہیں اور دوسرا یہ کہ مغربی ممالک جو عیسائیت کے علمبردار تھے اب عیسائیت کے عقائد سے کھلم کھلا بیزاری کا اظہار کرنے لگے ہیں۔ حتیٰ کہ خود عیسائی مصنفین بھی عیسائیت کے خلاف کتب لکھ رہے ہیں اور یہ اعتراف کر رہے ہیں کہ عام عیسائی تو کیا پادری بھی عیسائیت کے عقائد پر قائم نہیں رہے۔ حضور نے فرمایا یہ تغیر محض اللہ تعالیٰ کی نصرت کا نتیجہ ہے مگر اس سے فائدہ اٹھانا اب ہمارا کام ہے۔ حضور نے فرمایا حقیر قربانیوں سے غیر معمولی نتائج اور غیر معمولی نصرت اللہ تعالیٰ کی وہ فعلی شہادت ہے جس سے انصار اللہ کی شناخت کی جا سکتی ہے اور اس شناخت کی رو سے ہم واقعی انصار اللہ کہلا سکتے ہیں۔ لیکن اس کا دوسرا پہلو انصار اللہ کی ذمہ داریوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اس پہلو کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے مامور کی جماعت کو تین زمانوں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ ایک زمانہ بنیادیں قائم کرنے کا ہوتا ہے دوسرا زمانہ ان بنیادوں پر مضبوط اور وسیع سے وسیع تر روحانی قلعے تعمیر کرنے کا ہوتا ہے اور تیسرا زمانہ ان قلعوں کی حفاظت کرنے کا ہوتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت پر اب بنیادیں قائم کرنے کا دور ختم ہو رہا ہے اور ہم روحانی قلعوں کی تعمیر کے زمانہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس دور میں پہلے کی نسبت بہت زیادہ قربانیوں کی ضرورت ہے۔

اس لئے انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ خود بھی ان قربانیوں کے لئے تیار رہیں اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی اس کے لئے تیار کریں۔ اگر ہم نے یہ قربانیاں پیش کر دیں تو میں اپنے رب سے یہ امید رکھتا ہوں کہ جلد ہی ایسے رنگ میں اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی نصرت و تائید نازل ہوگی جسے دنیا بھی حیرت سے دیکھنے لگے گی۔ مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ ہم ایمان پر مضبوطی سے قائم رہیں اور تدبیر اور ہر قسم کی قربانیوں کو اپنے کمال تک پہنچا دیں اور پھر بھی ہمارے اندر کوئی تکبر اور غرور پیدا نہ ہو۔ تب اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں اور خامیوں کی وجہ سے جو کمی رہ جائے گی اسے اپنی نصرت سے پُر کر دے گا۔ انشاء اللہ۔

آخر میں حضور نے فرمایا اخلاص و ایثار کا جو کم سے کم معیار ہے اس پر ہر احمدی فرد کو ضرور پورا اترنا چاہیئے۔ انصار اللہ کی یہ بہت بھاری ذمہ داری ہے کہ وہ جہاں اپنے نفس کی اصلاح کا خیال رکھیں وہاں جماعت کی آئندہ نسل کی خاص طور پر تربیت کریں۔ کیونکہ ہم اب جس دور میں داخل ہو رہے ہیں اس میں بہت وسعت ہے اور وسعت کے زمانہ میں کمزوریوں کے پیدا ہونے کا زیادہ احتمال ہوتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ روحانی قلعے ہماری زندگیوں میں تعمیر ہو جائیں تاکہ ہم دلی بشاشت کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہوں۔ اور ہماری آنکھیں بھی اسلام کی ترقی کے زمانہ کو دیکھ لیں۔ آمین۔

اپنی نہایت درجہ ولولہ انگیز تقریر ختم کرنے کے بعد حضور نے تحریک جدید کے نئے سال کے سلسلے میں تمام جماعتوں کو موقع مرحمت فرمایا کہ وہ اپنے وعدے پیش کر سکیں۔ چنانچہ حضور کے ارشاد پر مختلف بڑی بڑی جماعتوں کے امراء یا دیگر عہدیداران نے اخلاص و ایثار کا نمونہ دکھاتے ہوئے اپنے اپنے وعدے نمایاں اضافوں کے ساتھ حضور کی خدمت میں پیش کئے۔ یہ سلسلہ دیر تک جاری رہا۔ حتیٰ کہ ساڑھے چار بجے حضور ایدہ اللہ جلسہ گاہ سے واپس تشریف لے گئے اور اجتماع کی بقیہ کارروائی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی جس میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے قرآن پاک اور مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے حدیث کا درس دیا اور مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس پڑھ کر سنائے۔

ہر سہ درسوں کا موضوع نماز باجماعت کی اہمیت و تاکید تھا۔ پانچ بجے اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

اجتماع میں شریک ہونے والے احباب کی تعداد

امسال انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے پہلے اجلاس میں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال کی نسبت زیادہ نمائندگان، اراکین اور زائرین شریک ہوئے۔ ۱۹۶۶ء میں ۲۴۴ مجالس انصار اللہ کے ۵۵۰ نمائندے۔ ۱۲۰۰۔ اراکین اور ۹۸۰ زائرین شریک ہوئے تھے لیکن امسال پہلے اجلاس میں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۱۰ مجالس کے ۶۳۰ نمائندے ۱۲۱۰ اراکین اور ۹۶۸ زائرین شریک ہوئے الحمد للہ اجتماع کی کارروائی آج بھی جاری ہے۔

تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان (بقیہ صفحہ اول)

رنگ میں بھی بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا

نئے سال کے وعدہ جات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے سب سے پہلے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کا وعدہ لیفد رسالہ ہے ... روپیہ اور حضور کی اپنی ذات بابرکات کی طرف سے بارہ سو روپیہ کے وعدے کا اعلان فرمایا۔ نیز کراچی کی طرف سے ایک لاکھ ایک ہزار روپیہ کے وعدہ کی قبولیت کا اظہار فرمایا۔ بعد ازاں دیگر ...

حاضرین مجلس نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے امام کے حضور ساڑھے چار لاکھ روپیہ کے قریب وعدوں کو پہنچا دیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اشاعت اسلام کے لئے محبوب امام کی تڑپ اور مخلصین جماعت کے جوش و خروش کو احاطہ تحریر میں لانا ممکن نہیں تاہم ان اعداد و شمار سے جو انشاء اللہ آئندہ کی اشاعت میں ہدیہ قارئین کئے جائیں گے ظاہر ہو گا کہ کس طرح یہ چھوٹی سی جماعت اسلام کے غلبہ کے لئے مختلف رنگوں اور مختلف موقعوں پر مالی قربانیاں پیش کرنے میں خوشی اور بشاشت محسوس کر رہی ہے۔ یاد رہے کہ مخلصین جماعت کی یہ قربانیاں جو تحریک جدید کے انتظام کے ماتحت اشاعت اسلام کے لئے پیش کی جاتی ہیں ان قربانیوں کے علاوہ ہیں جو چندہ عام، بدآمد اور چندہ مساجد وغیرہ کے نام سے موسوم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مخلصانہ اور عاجزانہ مساعی کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے جلد از جلد اسلام کو تمام دیگر ادیان پر غالب کر دکھائے (آمین اللہم آمین)

وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم ڈپٹی نصر اللہ صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز آج مورخہ ۲۸ اکتوبر کی صبح کو وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲